www.KitaboSunnat.com

گزر جانے میں کوئی حرج نہیں" لیکن اس کا مرفوع ہونا مشکوک ہے۔علامہ البانی نے اس کو ضعیف سنن ابی داؤد(رقم ۱۳۷) میں ذکر کیا ہے۔ البتہ موقوفاً ابن عباسؓ سے بسند صحیح ثابت ہے (مشکوۃ المصابیح مع حاشیۃ علامہ الالبانی ۱/ ۲۴۵)

(۵) صحیح بخاری کے باب سنة الجلوس فی التشهد کے تحت ابو حمید الساعدی کی روایت میں الفاظ ہیں واذا جلس فی الرکعة الاخرة جس سے امام شافعیؒ کا استدلال ہے کہ صبح کی نماز کے تشہد میں تشہدِ اخیر کی طرح بیٹھنا چاہئے۔

(۶) صبح کی نماز کی قضاء کی صورت میں سنتیں بھی ساتھ پڑھنی چاہئیں۔ نبی ﷺ نے حضر و سفر میں ان کو ترک نہیں کیا(احکام رکعتی الفجر)...... مغرب کی سنتیں پڑھنے کا بھی جواز ہے(ترمذی ص ۲۷)

☆ سوال : مسجد کی دکان کا کرایہ...... مخصوص صورتحال میں لیا جائے یا نہیں ؟

ایک جامع مسجد کے کرائے دار کا انتظامیہ سے دوکان خالی کرانے کا تحریری معاہدہ ہوا جس کے مطابق کرائے دار نے ۳۱ جولائی ۱۹۹۸ء کو دوکان خالی کرنے کا وعدہ کیا تھا...... لیکن ان دنوں اس نے انتظامیہ سے رابطہ کر کے اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر اسے مسجد کی مجلس منتظمہ مزید دس سال کے لیے دکان میں بطور کرائے دار رہنے دے تو وہ!

i) مسجد کو ایک لاکھ روپیہ بطور عطیہ دے گا۔

ii) موجودہ کرایہ وہ مزید تین سال تک ادا کرے گا اور اس کے بعد قانون کے مطابق ہر تین برس کے بعد کرائے میں ۲۵٪ اضافہ کرتا رہے گا۔

iii) یہ معاہدہ دس سال کے بعد ختم ہو جائے گا اور وہ دکان کا قبضہ جامع مسجد کی مجلس شوریٰ کے حوالے کر دے گا۔

iv) نئے کرائے نامے میں مذکورہ بالا ایک لاکھ روپے کی رقم کا کوئی تذکرہ نہیں ہوگا۔اس رقم کی وصولی پر مسجد کی طرف سے "عطیہ" کی رسید جاری کی جائے گی جس کا کرائے وغیرہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

جواب طلب امر یہ ہے کہ ان حالات میں ایک لاکھ روپیہ مسجد کے لیے وصول کرنا جائز ہے ؟ کیا اس سے کرائے دار کی مجبوری سے ناروا طور پر مالی فائدہ حاصل کرنے کا پہلو تو نہیں نکلتا ؟ کیا ان حالات میں دی جانے والی رقم سے ثواب کا پہلو تو مجروح نہیں ہوتا ؟

الجواب بعون الوهاب : موجودہ صورت میں معاملہ طے کرنا درست نہیں کیونکہ کرائے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ